اکائی 17 تقسیم ہنداور اردوناول

ساخت

17.1 اغراض ومقاصد

17.2 تمہید

17.3 تقسیم ہنداور اردوناول

17.3.1 اردوناول پر تقسیم ہند کے اثرات

17.3.2 تقسیم ہند پر لکھے گئے اردوناولوں کا جائزہ

17.4 آپ نے کیا سیکھا

17.5 اپنا امتحان خود لیجیے

17.6 سوالات کے جوابات

17.7 فرہنگ

17.8 کتب برائے مطالعہ

17.1 اغراض ومقاصد

اس اکائی میں آپ

- تقسیم ہند کے بنیادی اسباب سے واقف ہوسکیں گے
- تقسیم ہند کے سماج اور معاشرے پر اثرات سے واقف ہوں گے
- تقسیم ہند سے متعلق اردوناولوں سے متعارف ہوں گے
- تقسیم ہند سے متعلق تحریر کیے گئے اردوناولوں کے موضوعات ومسائل سے آگاہ ہوسکیں گے

17.2 تمہید

انسانی تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات رونما ہوئے ہیں جن سے انسانی زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہوا ہے۔ برصغیر میں تقسیم ہند اسی طرح کا ہی ایک اہم واقعہ ہے۔ اس ایک واقعے اور حادثے نے ملک ومعاشرے کی بنیادوں کو تہہ و بالا کردیا۔ اس حادثے سے تہذیب ومعاشرت، خاندان وگھربار نیز انسانی وجود کو وہ کاری ضرب لگی جس کی دھمک برسوں سے سنائی دے رہی ہے۔ اس حادثے کے اثرات سیاسی سطح پر ہی ظاہر نہیں ہوئے بلکہ ہندوستان کے تمام تر ادب اور بالخصوص اردو ادب پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ اردو کہانیوں اور ناولوں میں اس المیے کو پیش کرنے کی کوشش ہمارے بیشتر ادبا نے کی جن میں چند ادیبوں نے اس حادثے پر ایسے فن پارے پیش کیے جن کو پڑھ کر تقسیم اور اس کے بعد کے حالات وکوائف سے مکمل آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایک وسیع موضوع ہے اور ایک سبق میں ہم ان تمام ناولوں پر بات نہیں کرسکتے جن میں تقسیم سے متعلق منظرنامہ خلق کیا گیا ہے۔ اسی لیے ذیل میں ہم تقسیم ہند سے متعلق چند اہم اردوناولوں کا جائزہ لیں گے۔

17.3 تقسیم ہنداوراردوناول

17.3.1 اردوناول پرتقسیم ہند کے اثرات

تقسیم ہند کا المیہ اس وقت پیش آیا جب ہمیں 1947 میں آزادی نصیب ہوئی۔ ہمارے مجاہدین آزادی نے جب انگریزوں کوسرزمین ہند سے واپس لوٹنے پر مجبور کر دیا تو انہوں نے 'پھوٹ ڈالواور حکومت کرو' کی پالیسی اپنائی اور تقسیم کا ایسا بیج بویا جس کا خمیازہ برصغیر کی ایک بڑی آبادی کو بھگتنا پڑا۔ یہاں تقسیم کے پیچھے کے اسباب و عوامل پر تفصیلی گفتگو کی گنجائش نہیں البتہ یہ بات یادرکھنے کی ہے کہ یہ وہ حادثہ تھا جس نے ہندوستان کے بھائی چارے کو فرقہ پرستی کا چادراوڑھا دی جس کے نتیجے میں ایسے فسادات اور خونریز مناظر دیکھنے کو ملے جن کی مثال تاریخ میں مشکل سے ملے گی۔ اس تقسیم کے سبب برسوں کی دوستیاں ختم ہوئیں، ایک ہی گھر کے افراد مختلف خانوں میں بٹ گئے، ہندوستانیت کا وہ تصور اپنی چمک کھونے لگا جس میں ہندو مسلم سکھ عیسائی کے بھائی چارے اور اتحاد کے گن گائے جاتے تھے۔ پاکستان کے ہندو ہندوستان کی جانب روانہ ہوئے اور ہندوستان کے مسلمان پاکستان کی جانب کوچ کرنے لگے۔ نقل مکانی کے اس سفر میں لاکھوں جانوں کا اتلاف ہوا اور آزادی کا وہ خواب چکنا چور ہو گیا جس کے لیے بزرگوں نے ایک ساتھ مل کر کوششیں کی تھیں۔ تقسیم ہند کے المیے سے برصغیر کی سماجی، سیاسی، تہذیبی، اقتصادی اور مذہبی زندگی غیر معمولی طور پر متاثر ہوئی۔ ساتھ ہی ساتھ ادب اور ادب تخلیق کرنے والوں پر بھی تقسیم ہند کا گہرا اثر مرتب ہوا جس کا اظہار ان کی تخلیقات میں نظر آتا ہے۔ اردو، انگریزی، ہندی، بنگالی اور پنجابی فکشن نگاروں نے تحریک آزادی، تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے جملہ مسائل کو تاریخی اور سیاسی تناظر میں پیش کیا ہے۔ خصوصاً اردو ناول نگاروں نے دوسری زبانوں کے تخلیق کاروں کی بہ نسبت تقسیم ہند کے اسباب ونتائج اور مسائل کی عکاسی زیادہ وسعت اور تنوع کے ساتھ کی ہے۔ راما نند ساگر، قرۃ العین حیدر، خدیجہ مستور، عبداللہ حسین، کرشن چندر، حیات اللہ انصاری، انتظار حسین، جمیلہ ہاشمی، قدرت اللہ شہاب، عبدالصمد، ظفر پیامی جیسے اردو فکشن نگاروں نے تقسیم کے اس کرب کو اپنے ناولوں میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان ناول نگاروں نے ہجرت ونقل مکانی کے دوران رونما ہونے والے مذہبی تشدد اور فرقہ وارانہ فسادات، زوال پذیر مشترکہ خاندانی اقدار وروایات اور جاگیردارانہ تہذیب وتمدن کی شکست وریخت کے ساتھ ساتھ دیگر کربیہہ مسائل کی ترجمانی کی ہے۔ راج بہادر گوڑ نے آزادی، تقسیم ہند، فسادات اور ترقی پسندوں پر ان کے اثرات سے متعلق سجاد ظہیر کے حوالے سے لکھا ہے:

> ''آزادی کے ساتھ ہی تقسیم ہند اور اس کے متعلق فسادات کے المیے نے ترقی پسند لکھنے والوں کے سامنے نئے مسائل کھڑے کر دئے۔ انہوں نے آزادی کا جو تصور اپنے ذہن میں بنا رکھا تھا یہ آزادی اس پر پوری طرح منطبق نہیں ہوتی تھی۔ سماجی ڈھانچے میں جس تبدیلی کے خواب دیکھے گئے تھے وہ ابھی دسترس سے باہر نظر آتی تھی۔ یہ ''سحر'' تو تھی مگر ''شب گزیدہ'' تھی، فسادات نے جو المیہ پیش کیا، انسانی تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ پنجاب جو پانچ دریاؤں کا مغرور علاقہ تھا اب دو میں تقسیم تھا اور خون کا ''چھٹا دریا'' ان دونوں پنجابوں کے بیچ میں حائل ہو گیا تھا۔ ترقی پسند لکھنے والوں نے اس المیے پر خوب لکھا اور انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ دیا۔''

سجاد ظہیر، روشنائی، ص 24، پرائم ٹائم پبلی کیشنز، لاہور 2006

17.3.2 تقسیم ہند پر لکھے گئے اردو ناولوں کا جائزہ

ذیل میں ہم تقسیم ہند سے متعلق لکھے گئے چند اہم اردو ناولوں کے بارے میں تفصیلی گفتگو کر رہے ہیں۔

''اور انسان مرگیا''، تقسیم ہند کے پس منظر میں لکھا گیا پہلا اہم ناول ہے۔ اس ناول کے مصنف رامانند ساگر ہیں۔ انہوں نے اس ناول میں لاہور اور امرتسر کے فرقہ وارانہ فسادات کو پیش کیا ہے۔ ہندو قوم اور مسلم سماج کے درمیان فساد کی آگ نے جو انتشار اور بے چینی پیدا کی تھی اسے اس ناول میں بخوبی پیش کیا گیا ہے۔ اس ناول کا مقدمہ خواجہ احمد عباس نے لکھا ہے۔ اس ناول سے متعلق بہت سے ناقدین کا یہ خیال ہے کہ رامانند ساگر نے مولانا، آنند، نرملا اور کشن چند کے اردگرد جو کہانی بنی ہے اس میں غیر جانبدارانہ رویہ برقرار نہیں رکھ سکے ہیں۔ حالانکہ ناول کے ابتدائی حصے میں انہوں نے حقائق کی عمدہ تصویر کشی ہے۔

تقسیم ہند کے تناظر میں دوسرا اہم ناول قرۃ العین حیدر کا ''میرے بھی صنم خانے'' ہے۔ یہ ناول 1949 میں منظر عام پر آیا۔ یہ ناول انگریزوں کے دور میں جاگیردار طبقے کی خوشحالی اور اس کے بعد اس کی بدحالی کی تصویر پیش کرتا ہے۔ کنور عرفان علی کے خاندان کے زوال کی داستان جاگیردارانہ نظام کے خاتمے کی تصویر پیش کرتی ہے۔ اس کہانی کے دیگر افراد میں پولو، رخشندہ، سلیم، قمر آرا، کرن، لالہ اقبال نرائن وغیرہ اہم ہیں۔ ناول نگار نے آزادی اور تقسیم کے پس منظر میں مسلم لیگ اور کانگریس جیسی سیاسی پارٹیوں کے رویے کی جھلک پیش کی ہے ساتھ ہی ساتھ کنور عرفان علی کے خاندان کے زوال کی داستان رقم کرتے ہوئے دراصل اس تہذیب کے خاتمے پر ماتم کیا ہے، جو صدیوں میں تشکیل پائی تھی جس میں ہندو مسلمان برابر کے شریک تھے۔ ناول نگار نے فیض آباد، اودھ اور لکھنؤ کی اس تہذیبی فضا اور مشترکہ کلچر کے تباہ و برباد ہونے پر دکھ کا اظہار کیا ہے جو ہندو روایات اور مسلم شناخت کی امین تھی۔ خود قرۃ العین حیدر نے اس ناول کو ہندوستان کی تقسیم کے پاداش میں ہزاروں انسانوں کے خون ناحق کا المیہ قرار دیا ہے۔

تقسیم ہند کے حوالے سے قرۃ العین حیدر کا ناول ''آگ کا دریا'' بھی انتہائی اہم ہے۔ اس ناول میں مصنفہ نے ہندوستان کی ڈھائی ہزار سالہ قدیم تہذیبی تاریخ کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ اس ناول میں ورق ورق تاریخ کے سربستہ راز کھلتے نظر آتے ہیں۔ مذہبی، تہذیبی اور سیاسی صورتحال میں ہونے والی تبدیلیوں اور قوموں کے عروج و زوال کی کہانیاں ملتی ہیں۔ اسی سلسلے میں انگریزوں کا دور حکومت آتا ہے اور پھر حکمرانی ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں آتی ہے لیکن اس کی تہذیبی وراثت اور مذہبی شراکت داری کا بٹوارہ ہو چکا ہوتا ہے۔ تقسیم کا فیصلہ سیاسی افراد کرتے ہیں اور در بدر عوام ہوتے ہیں۔ ہجرت اور نقل مکانی کی صعوبتیں مجبور و لاچار انسانیت بھوگتی ہے۔ ناول نگار نے دراصل اپنے ناول میں اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی ہے کہ کیا محض سرحدیں کھڑی کر دینا اور زمینوں کو تقسیم کر دینا ہی سیاست کا فرض ہے یا پھر وہ اس کی پاداش میں عوام کے سامنے پیدا ہونے والے حالات اور ان کی راحت کا سامان مہیا کرنے کی بھی ذمہ دار ہے اور اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے انہوں نے ڈھائی ہزار سالہ قدیم تاریخی و تہذیبی زندگی کو ''آگ کا دریا'' میں سمیٹ دیا ہے۔ گوتم، کمال، ہری شنکر، چمپا، طلعت، روشن، زرینہ، ساجدہ، فیروزہ، روزمیری، سرل ایشلے، ہریش رائے وغیرہ اس ناول کے اہم کردار ہیں۔ یہ ناول 1959 میں شائع ہوا۔

قرۃ العین حیدر کے ناول ''آخر شب کے ہم سفر'' میں بھی تقسیم ہند کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ ناول 1979 میں شائع ہوا۔ دیپالی سرکار، روزی بنرجی، اومارائے، جہاں آراء، یاسمین مجید، بلمونٹ، ناصرہ نجم السحر، شہزاد

جیسے اہم کرداروں کے ارد گرد خلق کیا گیا یہ بیانیہ بنگال کی دہشت پسند اور انقلابی تحریک سے شروع ہوتا ہے اور آخر میں قیام بنگلہ دیش کے رسمی سے تذکرے پر ختم ہوتا ہے۔

اردو فکشن کی تاریخ میں کرشن چندر کا نام اپنی امتیازی شناخت رکھتا ہے۔ تقسیم ہند کے موضوع پر ان کا اہم ناول ''غدار'' 1960ء میں منظر عام پر آیا۔ تقسیم ہند کے المیے پر مبنی یہ ناول ہجرت اور فرقہ وارانہ فسادات کے وحشت ناک مناظر پیش کرتا ہے۔ ''مٹی کے صنم'' اور ''میری یادوں کے چنار'' بھی تقسیم ہند کے موضوع پر ان کے اہم ناول ہیں۔ ناول ''غدار'' کا منظر نامہ مغربی پنجاب کی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے۔ اس ناول کا آغاز پنجاب کے لالہ گاؤں سے ہوتا ہے جو سوبھا سنگھ اسٹیشن کے قریب ہے۔ یہ گاؤں ناول کے مرکزی کردار بیج ناتھ کا ننیہال ہے۔ اس ناول میں تقسیم کے زیر اثر ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات اور ہجرت کے المیے کو انتہائی موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اگست 1947 میں رونما ہونے والے ہولناک واقعات، ہجرت کے کرب و مصائب اور قتل و غارت گری کی تصویر اس ناول میں دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اس ناول میں پنجاب کے کسانوں کی زندگی، جاگیردار طبقے کے مظالم، مزدوروں و غریبوں کی بدحالی اور شکست خوردگی وغیرہ سب کچھ ہے۔ اس ناول میں مختلف مذاہب اور مختلف قوم وملت کے لوگوں کی نمائندگی ملتی ہے۔ اس ناول میں کسی خاص سیاسی نظریے یا کسی مخصوص مکتبہ فکر کا دخل نہیں ہے۔ ناول نگار نے آفاقی اور انسانی قدروں کے تناظر میں ان المناک مسائل کی ترجمانی کی ہے۔ یہی اس ناول کی انفرادیت ہے۔ اس ناول کا اختتام انسانیت کے پیغام کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ ان فسادات کے ذکر کے پس پردہ انسان کے دل میں محبت، اخوت اور امن وآشتی کی شمع روشن کرنا چاہتے ہیں۔ اس ناول میں پیر قلندر شاہ، بلو، بیج ناتھ، شاداں، امتیاز، پاروتی جیسے اہم کرداروں کے علاوہ کئی دیگر نوجوان بھی کردار ہیں۔ ناول نگار نے ان کرداروں کے توسط سے اس عہد کی کشمکش کو شدت سے پیش کیا گیا ہے۔

تقسیم ہند کے موضوع پر لکھنے والوں میں خدیجہ مستور کا نام اہمیت کا حامل ہے۔ ان کا پہلا ناول ''آنگن'' 1962 میں اور دوسرا ناول ''زمین'' 1980 میں شائع ہوا۔ یہ دونوں ناول تقسیم ہند کے اسباب ومحرکات اور نتائج کے داخلی وخارجی پہلوؤں کو تاریخی اور سیاسی حقائق کی روشنی میں قاری کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان دونوں ناولوں میں ہمیں ٹوٹتے بکھرتے انسانی رشتوں، اخلاقی وتہذیبی بحران اور سیاسی ومعاشرتی زوال کی تصویر دیکھنے کو ملتی ہے۔ آنگن میں اتر پردیش کے ایک متوسط مسلم گھرانے کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ اس کہانی کے سہارے مشترکہ خاندان کے ٹوٹنے بکھرنے کے عمل کے ساتھ پیدا ہونے والے متعدد مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔ تحریک عدم تعاون اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی جھلکیاں اس ناول میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ تقسیم ہند کے سبب کیسے گھروں کے آنگن بٹ گئے اور لوگوں کے درمیان کس قدر دوریاں پیدا ہوئیں اس کا اندازہ اس ناول کی قرأت سے لگایا جاسکتا ہے۔ خدیجہ مستور کے اس ناول کے اہم کرداروں میں بڑے چچا، عالیہ اور اس کے والدین، تہمینہ، چھمی، جمیل، صفدر، نجمہ، کریمن بوا، اسرار میاں اور شکیل وغیرہ اہمیت رکھتے ہیں۔ عالیہ ناول کی ہیروئن ہے۔

عبداللہ حسین اردو کے چند اہم ادیبوں میں شامل ہیں۔ ان کا ناول ''اداس نسلیں'' 1962 میں شائع ہوا۔ یہ ناول مشرقی پنجاب اور دہلی کے درمیانی علاقے کے دو خاندانوں کی زندگی کو پیش کرتا ہے۔ پروفیسر قمر رئیس کے مطابق 'اداس نسلیں' پہلا ناول ہے جو جنگ عظیم اول سے لے کر ہندوستان کے بٹوارے تک انگریزی سامراج کی سیاسی ریشہ دوانیوں، تحریک آزادی اور اس تحریک میں کسان ومزدور طبقے کے کردار وحیثیت کو پنجاب کے ایک کسان کے نقطۂ نگاہ سے پیش کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ناول کا پلاٹ وسیع ہے البتہ ناول کے آخری کے دو عنوانات

یعنی بٹوارہ اور اختتامیہ تقسیم ہند، ہجرت اور فسادات کے دردناک واقعات پر مشتمل ہیں۔اس ناول میں ہجرت اور مذہبی قتل وغارت گری کے دل سوز واقعات پیش کیے گئے ہیں۔عبداللہ حسین نے نعیم، عائشہ، بانو، علی اور کمال جیسے کرداروں کے ذریعہ تقسیم اور ہجرت کے جملہ حالات ومسائل کی تصویر کشی کی ہے۔ناول کا ہیرو نعیم اور دوسرے کردار ایک قافلے میں شامل ہوکر پاکستان کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔یہ قافلہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہجرت کے درد وغم اور مصائب ومشکلات کی صاف شفاف اور حقیقی تصویریں ابھرتی ہیں۔اس ناول میں جہاں جاگیردارانہ نظام، شہری ودیہی زندگی کو پیش کیا گیا ہے وہیں ہندوستان کے سیاسی ماحول کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ناول نگار نے بھی بتانے کی کوشش کی ہے کہ جاگیردار تو اپنا سرمایہ کھوکر بھی حاصل کر لیتا ہے مگر ہندوستان کے وہ مزدور کسان، جو ہجرت پر مجبور ہوئے، پاکستان میں بھی اپنی حیثیت قائم کرنے میں ناکام رہے۔

شوکت صدیقی کا ناول 'خدا کی بستی' بھی تقسیم ہند کے پس منظر میں خلق کیا گیا ہے۔انہوں نے اپنے اس ناول میں تقسیم کے بعد لاہور اور کراچی میں وجود میں آنے والی نئی بستیوں کو تفصیل سے موضوع بحث بنایا ہے۔اس ناول میں سماج کے مختلف طبقوں کی حیرت افزا تصویر کشی ملتی ہے۔وہ پاکستان جو مملکت خداداد کی صورت وجود میں آیا تھا وہاں کے معاشرے میں اقتصادی مسائل، بھوک، افلاس، دربدری، بے روزگاری، خودغرضی ومکاری، زرپرستی اور ہوس پرستی کی جو صورتحال ہے، اس کا احاطہ اس ناول میں بڑی فنکاری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ناول نگار نے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے کہ اگر تقسیم کا حادثہ پیش نہ آیا ہوتا اور بسی بسائی دنیا اجاڑ کر نئی بستی نہ بسائی گئی تو ممکن ہے کہ ناول میں مذکور کرداروں کے حالات ویسے نہ ہوتے جیسے ہیں۔

'تلاش بہاراں' تقسیم ہند کے موضوع پر لکھا گیا ناول ہے۔اس کی اشاعت 1962 میں ہوئی۔جمیلہ ہاشمی کے اس ناول کا آخری حصہ ہندوستان کی آزادی، مسلم لیگ اور کانگریس کے سیاسی اختلافات، قیام پاکستان، تقسیم ہند اور فرقہ وارانہ فسادات پر مشتمل ہے۔ناول کا آغاز اصلاح نسواں اور فلسفۂ حیات سے ہوتا ہے تاہم جلد ہی اس کا رخ سیاست کی طرف مڑتا ہے اور پھر سماج کی عکاسی ہوتی ہے۔کمل کماری اس ناول کا اہم کردار ہے۔

حیات اللہ انصاری کا طویل ناول لہو کے پھول اس ضمن میں اپنی اہمیت رکھتا ہے۔اس ناول کا زمانہ بیسویں صدی کی دوسری دہائی کے آغاز سے لے کر چھٹی دہائی کے آغاز تک تقریباً چالیس برس پر محیط ہے۔یہ وہ دور ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں انتہائی ہنگامہ خیز رہا ہے۔بیسویں صدی کے واقعات، اعلیٰ طبقے کی زندگی، دیہی وشہری مسائل، ہندوستان کے بدلتے حالات، ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل، جنگ آزادی میں ان کا حصہ، ہندو پاک کے تعلقات، مسلمانوں کے تئیں اکثریت کا بدلتا رویہ، ان کی معاشی بدحالی، آزادی کے بعد کی افراتفری سب کچھ اس ناول میں انتہائی دیانتداری کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔یہ ناول 2600 صفحات پر مشتمل ہے جو حیات اللہ انصاری کا انتہائی اہم کارنامہ ہے جس کے لیے انہیں 1970 میں ساہتیہ اکادمی انعام سے بھی نوازا گیا تھا۔

انتظار حسین کے ناولوں میں بھی تقسیم کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ان کے ناول 'چاند گہن' میں دہلی کی اجڑتی فضا اور تبدیل ہوتی سماجی زندگی کے ساتھ ساتھ نئے سیاسی نظام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اسی سلسلے میں آزادیٔ ہند اور تقسیم، ہجرت اور پاکستان کے قیام کے بعد وہاں کی ابتدائی بدانتظامی کو دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔اسی طرح ان کے ناول 'بستی' میں ہجرت، مشرقی پاکستان کی تقسیم اور قیام بنگلہ دیش پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کشمیری لال ذاکر نے 'کرماں والی' نام سے ایک ناول لکھا جس کی اشاعت 1981 میں ہوئی۔یہ ناول تقسیم ہند

اور قیام بنگلہ دیش کو الگ ڈھنگ سے پیش کرتا ہے۔ اس ناول میں تقسیم ہند، ہجرت، مہاجر کیمپوں کی پریشانیاں، خوراک کی قلت، پاکستان میں جائداد اور مکان کا الاٹمنٹ جیسے مسائل کے ساتھ ساتھ دونوں ملکوں کی تہذیب و تمدن کو پیش کیا گیا ہے۔ البتہ اس ناول میں تقسیم بطور المیہ پیش کیا گیا ہے لیکن قتل و غارت کی فضا خلق نہیں کی گئی ہے۔

ظفر پیامی کا ناول 'فرار' تقسیم ہند کے موضوع پر لکھے گئے ناولوں میں انفرادی شناخت رکھتا ہے۔ اس کی اشاعت 1986 میں ہوئی۔ بظاہر اس ناول کا موضوع تقسیم ہے لیکن اس میں فرقہ وارانہ تشدد اور ہجرت کے مسائل پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی ہے بلکہ اس ناول میں ہندو پاک کی تقسیم اور پھر قیام بنگلہ دیش کے تناظر میں تینوں ملکوں کے فوجیوں اور صحافیوں کی زندگی اور ان کے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ تقسیم کے بعد ہندوستان میں رہ جانے والے مسلمانوں کی ذہنی کیفیت اور دونوں ملکوں کی آپسی جنگوں سے پیدا ہونے والا معاشی بوجھ جیسے مسائل کو ناول میں بخوبی پیش کیا گیا ہے۔ اس ناول کے اہم کرداروں میں افتخار حسین ہاشمی عرف تاری، آفتاب چودھری، سحر ہاشمی، کیول کوہلی شامل ہیں جبکہ ان کے علاوہ کنول نرائن، کوکب مرزا، شہنشاہ بھائی، مسز چغتائی معاون کرداروں میں شامل ہیں۔

عبدالصمد کا ناول ''دو گز زمین'' برصغیر کی تقسیم کے متعلقہ مسائل کی ترجمانی میں اعتبار کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ ناول 1988 میں شائع ہوا۔ یہ ناول تحریک خلافت سے شروع ہو کر سقوط ڈھاکہ اور قیام بنگلہ دیش تک کے مختلف واقعات کا احاطہ کرتا ہے۔ اس ناول میں تقسیم ہند، قیام پاکستان اور سقوط ڈھاکہ کے پس منظر میں ٹوٹتی بکھرتی تہذیبی روایات، زوال پذیر جاگیردارانہ اقدار، ہجرت در ہجرت، اخلاقی پستی، سیاسی انتشار اور معاشرتی بحران کو ایک نئے تیور اور منفرد انداز فکر کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس ناول میں تقسیم کے گوناگوں مسائل خصوصاً مسلمانوں کی سماجی، سیاسی، تہذیبی اور اقتصادی شکست و ریخت کی حقیقی ترجمانی کی گئی ہے۔

ان ناولوں کے علاوہ اور بھی کئی ناول ہیں جو تقسیم اور فسادات کے موضوع پر لکھے گئے ہیں۔ ایم اسلم کا 'رقص ابلیس'، نسیم حجازی کا 'خاک و خون'، رشید اختر کا 'پندرہ اگست'، رئیس احمد جعفری کا 'مجاہد'، قیس رام پوری کا 'خون بے آبرو' اور 'فردوسی'، قدرت اللہ شہاب کا 'یا خدا' وغیرہ ایسے ناولوں میں اہم ہیں البتہ یا خدا کے علاوہ بیشتر ناول جذبات کی رو میں بہہ کر تحریر کیے گئے ہیں جن میں جانبداری کا واضح احساس ہوتا ہے۔

17.4 آپ نے کیا سیکھا

اس اکائی میں آپ نے

- تقسیم ہند کے بعد ہندوستان میں پیدا ہونے والی صورت حال سے واقفیت حاصل کی
- تقسیم ہند کے پس منظر میں لکھے گئے ناولوں سے آشنائی حاصل کی
- تقسیم ہند سے متعلق اہم ناولوں کے بارے میں قدرے تفصیلی معلومات حاصل کی
- تقسیم ہند سے متعلق اہم ناولوں کے موضوعات اور ان میں پیش کردہ مسائل سے آشنا ہوئے

17.5 اپنا امتحان خود لیجیے

1 تقسیم ہند اور اس کے بعد کے حالات سے متعلق اپنی معلومات درج کیجیے۔

2 ادیبوں پر تقسیم ہند کے اثرات کی وضاحت کیجیے۔

3 تقسیم ہند پر ناول لکھنے والے چند اہم اردو ادیبوں کے نام بتائیے۔

4 رامانند ساگر کے ناول 'اور انسان مر گیا' کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

5 تقسیم ہند پر لکھے گئے اہم ناول 'غدار' کے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔

6 تقسیم ہند کے ان چند ناولوں کے نام بتائیے جن میں مصنفین کا جذباتی رویہ جھلکتا ہے۔

17.6 سوالات کے جوابات

1 تقسیم ہند کا المیہ اس وقت پیش آیا جب ہمیں 1947 میں آزادی نصیب ہوئی۔ ہمارے مجاہدین آزادی نے جب انگریزوں کو سرزمین ہند سے واپس لوٹنے پر مجبور کر دیا تو انھوں نے 'پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو' کی پالیسی اپنائی اور تقسیم کا ایسا بیج بویا جس کا خمیازہ برصغیر کی ایک بڑی آبادی کو بھگتنا پڑا۔ یہ وہ حادثہ تھا جس نے ہندوستان کے بھائی چارے کو فرقہ پرستی کا چادر اوڑھا دی جس کے نتیجے میں ایسے فسادات اور خونریز مناظر دیکھنے کو ملے جن کی مثال تاریخ میں مشکل سے ملے گی۔

2 ادب اور ادب تخلیق کرنے والوں پر بھی تقسیم ہند کا گہرا اثر مرتب ہوا، جس کا اظہار ان کی تخلیقات میں نظر آتا ہے۔ اردو، انگریزی، ہندی، بنگالی اور پنجابی فکشن نگاروں نے تحریک آزادی، تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے جملہ مسائل کو تاریخی اور سیاسی تناظر میں پیش کیا ہے۔ ناول نگاروں نے ہجرت و نقل مکانی کے دوران رونما ہونے والے مذہبی تشدد اور فرقہ وارانہ فسادات، زوال پذیر مشترکہ خاندانی اقدار و روایات اور جاگیردارانہ تہذیب و تمدن کی شکست و ریخت کے ساتھ ساتھ دیگر کربیہ مسائل کی ترجمانی کی ہے۔

3 رامانند ساگر، قرۃ العین حیدر، خدیجہ مستور، عبداللہ حسین، کرشن چندر، حیات اللہ انصاری، انتظار حسین، جمیلہ ہاشمی، قدرت اللہ شہاب، عبدالصمد، ظفر پیامی جیسے اردو فکشن نگاروں نے تقسیم کے اس کرب کو اپنے ناولوں میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

4 ''اور انسان مر گیا''، تقسیم ہند کے پس منظر میں لکھا گیا پہلا اہم ناول ہے۔ اس ناول کے مصنف رامانند ساگر ہیں۔ انھوں نے اس ناول میں لاہور اور امرتسر کے فرقہ وارانہ فسادات کو پیش کیا ہے۔ اس ناول کا مقدمہ خواجہ احمد عباس نے لکھا ہے۔

5 کرشن چندر کا اہم ناول ''غدار'' 1960ء میں منظر عام پر آیا۔ تقسیم ہند کے المیے پر مبنی یہ ناول ہجرت اور فرقہ وارانہ فسادات کے وحشت ناک مناظر پیش کرتا ہے۔ اس کا منظر نامہ مغربی پنجاب کی سرزمین سے تعلق رکھتا ہے۔ اس ناول کا آغاز پنجاب کے لالہ گاؤں سے ہوتا ہے جو سوبھا سنگھ اسٹیشن کے قریب ہے۔ یہ گاؤں ناول کے مرکزی کردار بیج ناتھ کا ننہال ہے۔ اس ناول میں تقسیم کے زیر اثر ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات اور ہجرت کے المیے کو انتہائی موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ناول نگار نے آفاقی اور انسانی قدروں کے تناظر میں ان المناک مسائل کی ترجمانی کی ہے۔ یہی اس ناول کی انفرادیت ہے۔

6 ایم اسلم کا رقص ابلیس، نسیم حجازی کا خاک وخون، رشید اختر کا پندرہ اگست، رئیس احمد جعفری کا مجاہد، قیس رام پوری کا 'خون بے آبرو' اور 'فردوسی'، قدرت اللہ شہاب کا 'یا خدا' وغیرہ ایسے ناولوں میں اہم ہیں البتہ یا خدا کے علاوہ بیشتر ناول جذبات کی رو میں بہہ کر تحریر کیے گئے ہیں جن میں جانبداری کا واضح احساس ہوتا ہے۔

17.7 فرہنگ

لفظ	معنی
خمیازہ	سزا، بدلہ، نتیجہ
اتلاف	نقصان، بربادی
خونریز	خون بہانے والا، سفاک، ظالم
اقتصادی	معاشی، مالیاتی
تنوع	قسم قسم کا ہونا، رنگ برنگ ہونا، بوقلمونی
نقل مکانی	ہجرت، غیر ملک میں بسنا، رہائش گاہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنا
تمدن	رہنے سہنے کے خاص طریقے، طرز معاشرت
کریہہ	برا، بھدا، گھناؤنا، بھونڈا
منطبق	مطابق کیا گیا، چسپاں، ایک دوسرے پر ٹھیک ٹھیک آنے والا
سحر	سویرا، صبح
پاداش	صلہ، بدلہ، عوض، مکافات، سزا
صعوبتیں	مصیبتیں، دشواریاں، آفات
توسط	ذریعہ، وسیلہ
افلاس	تنگ دستی، غریبی، کنگالی، محرومی، مالی محتاجی

17.8 کتب برائے مطالعہ

1۔ اسلم آزاد — آزادی کے بعد اردو ناول — ڈی لکس پریس، نئی دہلی — 1993

2۔ عقیل احمد — اردو ناول اور تقسیم ہند — ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی — 1987

3۔ ڈاکٹر خالد اشرف — برصغیر میں اردو ناول — ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی — 1994

4۔ ڈاکٹر یوسف سرمست — بیسویں صدی میں اردو ناول — ترقی اردو بیورو، نئی دہلی — 1995